SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 292-302
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Dr. Muhammad Hassnain Sahir, & Prof. Dr. Shaukat Mahmood Shaukat. (2024). Political and Revolutionary Context of Rahat Malik's Ghazal : راحت ملک کی غزل کا سیاسی وانقلابی سیاق. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/350

" Political and Revolutionary Context of Rahat Malik's Ghazal
راحت ملک کی غزل کا سیاسی وانقلابی سیاق"

Dr. Muhammad Hassnain Sahir[1] Prof. Dr. Shaukat Mahmood Shaukat[2]

Punjab School Education Department, Murree
Principal, Govt. College Chhab, Attock

Abstract
Rahat Malik (1929-2012) was an eminent Poet, Journalist and Politician. He held the office of District President and General Secretary of the Pakistan People's Party for Gujrat. He is also known as a zealous and dedicated Labour Leader. He lived all his life fighting against injustice, oppression, feudalism and economic/social inequality. Turning away from Ahmadiyyat and embracing the light of Islam is the brightest side of his personality. His life significantly influenced his poetry. Politics, revolution and resistance are the main references in his poetry. In this research article, his poetry (Ghazals) has been analyzed in the context of his political thoughts and affiliations. In addition, his personal life and family background has also been highlighted.
KEYWORDS: Gujrat, Pakistan People's Party, Tehreek-i-Istiqlal, Politics, Qadianism/Ahmadiyyat, Labour Leader, Revolution, Resistance, Feudalism, Oppression.

راحت ملک ایک شاعر، صحافی، مزدور لیڈر اور سیاسی اہلکار کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ غزل ان کا بنیادی ادبی حوالہ ہے۔ سیاست، انقلاب اور مزاحمت کے حوالے سے ان کی غزل ایک خاص مزاج رکھتی ہے، جس کے پیچھے ان کی عملی زندگی اور حالات کا بہت عمل دخل ہے۔ ان کی غزل پر بحث کرنے سے قبل ان کا سوانحی جائزہ ضروری ہے جس کے پیشِ نظر ان کے افکار اور شعری مزاج کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

راحت ملک کا عرصۂ حیات 26 جون 1929ء تا 25 جولائی 2012ء (تقریباً 83 برس) پر محیط ہے۔ والدین نے ان کا نام ملک عطاء الرحمن رکھا(1)، بعد میں انھوں نے اپنے لیے قلمی نام "راحت ملک" تجویز کیا اور اسی نام سے معروف ہوئے۔ راحت ملک کے آباؤ اجداد کا تعلق کھوکھروں کے ایک جاگیر دار گھرانے سے تھا(2)۔ انھوں نے میٹرک تک تعلیم زمیندار ہائی سکول، گجرات سے حاصل کی اس کے بعد زمیندار ڈگری

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633

Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 292-302

Publishers: Nobel Institute for New Generation

http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Dr. Muhammad Hassnain Sahir, & Prof. Dr. Shaukat Mahmood Shaukat. (2024). Political and Revolutionary Context of Rahat Malik's Ghazal : راحت ملک کی غزل کا سیاسی و انقلابی سیاق. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/350

کالج گجرات میں زیر تعلیم رہے۔ راحت ملک اسی کالج کے میگزین ''شاہین'' کے حصہ اُردو کے مدیر بھی رہے(3)۔ انھوں نے دو شادیاں کیں۔ پہلی بار 1953ء میں ''مبارکہ بیگم'' کے ساتھ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ انھوں نے دوسری شادی ''منور آرا'' سے 1957ء میں کی جو زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکی۔ منور آراء شاعرِ مشرق علامہ اقبال کے بھانجے زاد شیخ ظہور احمد کی صاحبزادی تھیں(4)۔

راحت ملک کی زندگی کا سب سے روشن پہلو، ترکِ احمدیت کے بعد اسلام سے روشناس ہونا ہے۔ ان کے والدین قادیانی تھے۔ راحت ملک ایک روشن ضمیر اور حق گو انسان تھے۔ انھوں نے اسلام کا نہایت عمیق مطالعہ کیا۔ جلد ہی حقیقت کو سمجھ گئے اور قادیانیت کو ترک کر کے راہِ حق اختیار کی۔ یہ واقعہ 1948ء کا ہے(5)۔ اس وقت راحت ملک کی عمر بیس برس تھی۔ مرزا ناصر احمد(1909ء۔1982ء) (6) کی صدارت میں ربوہ کے مقام پر قادیانیوں کا جلسہ تھا جس میں راحت ملک نے قادیانیوں کے خلاف صدائے حق بلند کی۔ اس واقعے نے راحت ملک کی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا۔ اس واقعے کو بہت شہرت ملی۔ اس واقعے کے حوالے سے محمد یوسف بھٹہ بتاتے ہیں:

> ''راحت ملک کا پورا خاندان احمدیہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔ محض تعلق ہی نہ تھا بلکہ اس فرقہ کے مرکزی ذمہ داران میں شمار ہوتے تھے۔ راحت ملک بچپن سے ہی کتابوں کے مطالعہ اور تحقیق و جستجو کے خوگر تھے۔ انھوں نے بچپن میں قرآن پاک اور سیرت رسولﷺ کا بھی مطالعہ کر رکھا تھا۔ انھیں احمدیہ مذہب کے عقیدہ سے آگاہی ہوئی تو انھوں نے اسے اسلامی بنیادی عقائد اور فرامین الٰہی سے متصادم پایا۔ چنانچہ ختم نبوت کے حوالے سے اُن کے دل و دماغ میں اپنے عقیدے کے خلاف بغاوت نے جنم لیا۔ وہ اس کا اظہار چاہتے تھے مگر انھیں اس کا کوئی موقع ہاتھ نہ آتا تھا۔۔۔۔ جماعتِ احمدیہ کا یوم تاسیس تھا۔ راحت ملک کے والدین اور دیگر بزرگوں نے انھیں تیار کیا کہ وہ اس خصوصی تقریب میں جماعت کے خلیفہ کو اپنے جوشِ خطابت سے خوب پذیرائی بخشیں گے۔ تقریب میں ملک بھر سے اور بیرونی ممالک سے ہزاروں مہمان شریک تھے۔ سٹیج سیکرٹری نے جب ابتدائی رسمی کاروائی کے بعد خطاب کے لیے راحت ملک کا نام پکارا تو راحت ملک نے سٹیج پر آکر بسم اللہ سے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ اس کے بعد عقیدۂ احمدیت اور احمدیت کے نام نہاد خلیفہ کی وہ مٹی پلید کی جس کی ان کے سامنے کسی نے کبھی جرأت نہیں کی تھی۔ ان کے چبھتے ہوئے الفاظ اور نفرت کا اظہار کرنے والے خیالات نے لوگوں کو مبہوت کر دیا۔ کسی کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کوئی خواب دیکھ رہے ہیں یا یہ حقیقت ہے۔ تقریر سے پنڈال میں سراسیمگی پھیل گئی۔ کسی نے لپک کر مائیک بند کر دیا اور راحت ملک کو قمیص سے پکڑ کر سٹیج سے نیچے کھینچ لیا۔ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایک نو عمر طالبعلم احمدیت کے سربراہ اور سرکردہ عہدیداران کے سامنے یوں گستاخانہ

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 292-302
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Dr. Muhammad Hassnain Sahir, & Prof. Dr. Shaukat Mahmood Shaukat. (2024). Political and Revolutionary Context of Rahat Malik's Ghazal : راحت ملک کی غزل کا سیاسی و انقلابی سیاق. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/350

انداز سے ان کی تذلیل اور توہین کرے گا۔اس تقریر نے انتظامیہ اور تمام حاضرین کو شدید غم وغصے میں مبتلا کر دیا''۔(7)

خاندان کے دوسرے لوگوں کی طرح راحت ملک کے چچا اور والد اس گستاخی کی سخت سے سخت سزا دینے پر متفق ہو گئے۔راحت ملک کی جان خطرے میں تھی لیکن اپنی والدہ کی مدد سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوئے اور لاہور چلے گئے۔ربوہ میں ہونے والے اس واقعے کا مذہبی حلقوں میں خوب چرچا ہوا۔راحت ملک کی جرأت اور حق گوئی کو خوب سراہا گیا۔راحت ملک نے اعلانِ حق کیا تو انھیں اپنی خاندانی وراثت سے بھی محروم ہونا پڑا۔انھوں نے نہ صرف قادیانیت سے رُو گردانی کی بلکہ اپنے والد کا دیا ہوا نام (ملک عطاء الرحمن) بھی تبدیل کر دیا۔گھر چھوڑنے کے بعد تمام عمر ملازمت کرتے رہے۔جاگیر داروں کی اولاد ہونے کے باوجود جاگیر دار نہ رہے اور اسی جاگیر دارانہ نظام کے خلاف بر سرِ پیکار رہے۔اسی حوالے سے راحت ملک کا ایک قطعہ ملاحظہ ہو:

قبول ختمِ نبوت پہ ہو مرا ایثار
کبھی میں عرش پہ تھا اور اب زمین پہ ہوں
نثار ہو میری جاں بھی رسول عربی پر
خدا کا شکر کہ میں شاہراہِ دین پہ ہوں (8)

راحت ملک بنیادی طور پر صحافت کے شعبہ سے وابستہ رہے۔انھوں نے مختلف اداروں میں بطور نیوز ایڈیٹر اور سکرپٹ رائٹر کام کیا۔ابتدا میں، 1949ء سے 1953ء کے دوران ''زمیندار'' اخبار سے وابستہ رہے۔وہ صحافت میں مولانا ظفر علی خان اور حمید نظامی کو اپنا استاد مانتے تھے۔راحت ملک نے کئی مقامی اخبارات میں ملازمت کی اور ''زاویے'' کے نام سے کالم بھی لکھتے رہے۔راحت ملک کا پہلا شعری مجموعہ ''میری جاگیر'' کے نام سے اکتوبر 2003ء میں شائع ہوا۔''گلِ صحرا'' ان کا دوسرا شعری مجموعہ ہے جو اُن کی وفات کے بعد مارچ 2016ء میں اشاعت آشنا ہوا۔راحت ملک کی ایک اور کتاب ''ربوہ کا مذہبی آمر'' کے نام سے شائع ہوئی تھی جو اب دستیاب نہیں اور نہ ہی یہ معلومات میسر آسکیں کہ یہ کتاب کب اور کہاں شائع ہوئی۔البتہ اس کتاب کا ایک غیر مطبوعہ مسودہ حبیب ملک کے پاس موجود ہے جو راحت ملک نے دوبارہ اشاعت کی غرض سے تیار کیا تھا(9)۔

راحت ملک کی سیاسی زندگی کا آغاز تقریباً 1960ء سے ہوا۔مختلف سیاسی جماعتوں کے ساتھ ان کی وابستگی ان کے سیاسی نظریات کے ارتقا پر اثر انداز ہوتی رہی۔راحت ملک کی عملی سیاست کا آغاز تحریکِ استقلال سے ہوا(10)۔نظریاتی اختلافات کے باعث تحریکِ استقلال کو چھوڑ کر پاکستان پیپلز پارٹی سے انسلاک کیا اور ضلعی صدر اور جنرل سیکرٹری کے عہدوں پر بھی فائز رہے۔لیکن کچھ عرصہ بعد پیپلز پارٹی سے بھی علیحدگی اختیار کر لی۔راحت ملک ہمیشہ جاگیر دارانہ نظام کے باعث پیدا ہونے والے سماجی اور معاشی بحران کے خلاف بر سرِ پیکار رہے۔وہ معاشرتی اور سماجی مساوات کے

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 292-302
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Dr. Muhammad Hassnain Sahir, & Prof. Dr. Shaukat Mahmood Shaukat. (2024). Political and Revolutionary Context of Rahat Malik's Ghazal : راحت ملک کی غزل کا سیاسی و انقلابی سیاق. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/350

قائل تھے۔ایسی ہی سیاسی و سماجی سر گرمیوں کی وجہ سے انھیں جیل بھی کاٹنی پڑی۔سب سے پہلے انھوں نے 1971ء میں سیاسی قیدی کی حیثیت سے جیل دیکھی۔اس کے بعد ان کی جیل یاترا کے واقعات وقتاً فوقتاً رونما ہوتے رہے(11)۔

راحت ملک اشتراکیت کے قائل تھے۔ غریب اور محنت کش طبقے کی بدحالی سے دلبر داشتہ تھے۔ سیاسی اکابرین کی مفاد پرستیوں اور بے اصولیوں کو دیکھ کر جمہوریت سے متنفر ہو گئے۔ آمریت یا مارشل لا کے تو وہ پہلے ہی مخالف تھے، لیکن سیاستدانوں کی دروغ گوئی اور جھوٹی سیاست کے پیشِ نظر وہ یہ کہنے پر مجبور ہوئے:

یہ کیسا گلشنِ جمہوریت ہے دنیا میں
کہ ہر غریب ترستا ہے روشنی کے لیے
یہاں دیانت ودانش کا کوئی نام نہیں
کہ چور ہونا ضروری ہے رہبری کے لیے (12)

....

رہزنی رہبری کے لبادے میں ہے
روشنی تو فقط ہے محلات میں
غور سے دیکھیے فرق کوئی نہیں
روزِ روشن میں اور اک سیاہ رات میں (13)

مارشل لا ہو یا جمہوریت، فائدہ صرف وڈیروں اور صنعت کاروں کو ہو رہا تھا۔راحت ملک اس نظام کو قریب سے دیکھنے اور پرکھنے کے بعد سیاسی رہنماؤں سے بدظن ہو گئے۔ وہ اپنی سیاسی بصیرت اور اپنے تجربات و مشاہدات کی بدولت اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس ملک کا نظامِ حکومت شوریٰ ہی کی بنیاد پر عوام دوست ثابت ہو سکتا ہے۔راحت ملک نے اپنی شاعری اور اخباری کالموں میں جابجا جمہوریت اور آمریت؛دونوں طرز ہائے حکومت پر تنقید کے نشتر چلائے ہیں۔راحت ملک ""شورائیت"" کے قائل تھے اور اس بات کا اظہار بھی کئی مواقع پر کیا:

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 292-302
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Dr. Muhammad Hassnain Sahir, & Prof. Dr. Shaukat Mahmood Shaukat. (2024). Political and Revolutionary Context of Rahat Malik's Ghazal : راحت ملک کی غزل کا سیاسی وانقلابی سیاق. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/350

الٰہی قوم کو جمہوریت کے شر سے بچا
یزید جیسا ہے جو، ایسے راہبر سے بچا
عطائے کفر ہے جمہوریت فنا کر دے
ہمیں تو دین کی شورائیت عطا کر دے (14)

راحت ملک کے نزدیک جمہوریت ہو یا آمریت، دونوں طرز کی حکومتیں وڈیرہ راج کو فروغ دیتی ہیں۔ عوام کے استحصال کی روک تھام صرف اسلامی طرزِ حکومت یا شورائیت ہی کے ذریعے ممکن ہے۔ راحت ملک اپنے ایک کالم میں لکھتے ہیں:

"آیئے اس بے مثل نظام کے لیے جدوجہد کا آغاز کریں اور اپنے اپنے علاقے اور گاؤں میں یونین کونسل کی سطح پر شورائی کونسلیں تشکیل دیں تا کہ اس عوام دشمن اور غیر شرعی جمہوریت سے جان چھوٹ جائے جس نے صنعتی فروغ یعنی عوام کی خوشحالی کے راستے میں نظر نہ آنے والی دیواریں کھڑی کر رکھی ہیں"۔(15)

شعر و ادب کی سماجی جڑیں بہت گہری ہیں۔ شاعری کتنی بھی تجریدی اور تخیلاتی ہو جائے اس کا ایک رُخ سماج اور اس کے معاملات سے براہ راست مخاطبت کا بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح شاعری انقلاب کے راستے کی ایک توانا آواز بن کر ابھرتی ہے۔ سماجی تاریخ کے تمام بڑے انقلابات اور تبدیلیوں میں تخلیق کاروں نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ ان کے تخلیق کیے ہوئے فن پاروں نے ظلم اور ناانصافی کے خلاف داخلی بیداری کو جنم دیا۔ راحت ملک کا شمار بھی ایسے ہی انقلابی شعرا میں ہوتا ہے۔ ان کی ابتدائی زندگی میں ذاتی سطح پر جو انقلاب برپا ہوا، اس کے اثرات ان کی آئندہ زندگی پر مرتب ہوئے۔ احمدیت کے خلاف علمِ بغاوت بلند کرنا ایک عظیم عمل تھا، جس کے نتیجے میں ان کی زندگی یکسر تبدیل ہو گئی۔ اس تبدیلی کے باعث انھیں جن حالات کا سامنا کرنا پڑا اور جو کچھ قربان کرنا پڑا؛ یہ عوامل ان کی شخصیت میں بغاوت کا عنصر پیدا کرنے کے لیے کافی تھے۔ زندگی کے ہر مرحلے میں انقلاب کی خواہش نے انھیں بے چین رکھا:

قدم قدم پہ جلا دے جو انقلاب کے دیپ
یہ خامشی کسی طوفاں کی جستجو میں ہے (16)

چڑھتے سورج کے کیے آپ نے لاکھوں سجدے
اب ذرا ڈوبتے سورج کا تماشا دیکھیں (17)

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 292-302
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Dr. Muhammad Hassnain Sahir, & Prof. Dr. Shaukat Mahmood Shaukat. (2024). Political and Revolutionary Context of Rahat Malik's Ghazal : راحت ملک کی غزل کا سیاسی و انقلابی سیاق. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/350

انسان کا رویہ اور مزاج ہی اس کی علمی اور شعوری سطح کی عکاسی کرتا ہے۔ باشعور انسان اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کو نہ صرف کھلے دل سے تسلیم کرتا ہے بلکہ ان سے سبق حاصل کرتے ہوئے آئندہ کا لائحہ عمل بناتا ہے۔ جس انسان میں علم و شعور کا فقدان ہو وہ اپنی غلطیوں کے برملا اظہار اور اعتراف سے کتراتا ہے۔ ہمارا بے حس معاشرہ بھی شعور سے تہی نظر آتا ہے۔ شعور پیدا کرنا یا شعور بیدار کرنا شاعر کی ذمہ داری ہے۔ راحت ملک عوام کے سوئے ہوئے شعور کو بیدار کرنا چاہتے تھے۔ بطور مزدور لیڈر وہ مزدوروں کے ذریعے انقلاب برپا کرنا چاہتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ پاکستان میں انقلاب جب بھی آئے گا، مزدوروں ہی کے ذریعے آئے گا، بس عوام میں شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے:

شعور سے بے نیاز بھیڑیں رواں دواں ہیں
کئی شکاری ہوس کی دل کش مچان میں ہیں (18)

وہ انقلاب ہو برپا کہ روشنی ہو جائے
یہ آرزو میرے مزدور کی، کسان کی ہے (19)

شہادتوں کے سفر کے راہی کبھی ہوئے ہیں وفا کے دشمن؟
اس انقلابِ عظیم کو مانتے نہیں کربلا کے دشمن (20)

ہر انقلابی کی طرح راحت ملک بھی اشتراکیت کے قائل تھے۔ اشتراکیت اور کمیونزم استحصال سے پاک معاشرے کے قیام کا دعویٰ ہے۔ دولت اور آسائش کی غیر مساویانہ تقسیم کا نوحہ راحت ملک کی شاعری کا خاصہ ہے۔ طبقاتی تفریق اور مراعات و وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم کے باعث امیر اور غریب کے فرق نے جنم لیا۔ جھونپڑی کے سامنے محل، ہمارے معاشرے کا المیہ ہے۔ ایسی ہی نفسیاتی کشمکش کی منظر کشی اس شعر میں ملاحظہ کیجیے:

تمام گھر حسرتوں کی دولت اُگل رہے ہیں
یہ رونقیں جو پڑوس کے اک مکان میں ہیں (21)

ہمارے ہاں دولت مند ہی ہمارے لیڈر بن جاتے ہیں۔ عوام کی مدد سے اقتدار حاصل کر لینے کے بعد وہ عوام ہی کا استحصال کرتے ہیں۔ راحت ملک نے بھی یہی سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ زردار فقط اپنے مطلب کے لیے عوام کو استعمال کرتے ہیں، ان کا مقصد امیر کو امیر تر اور غریب کو

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 292-302
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Dr. Muhammad Hassnain Sahir, & Prof. Dr. Shaukat Mahmood Shaukat. (2024). Political and Revolutionary Context of Rahat Malik's Ghazal : راحت ملک کی غزل کا سیاسی و انقلابی سیاق. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/350

غریب تر کرنا ہے۔ راحت ملک کے مطابق، ہم نے خود ہلاکت کو گلے لگالیا ہے۔ دنیا کو برا بھلا کہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہمیں اپنی روش بدلنا ہو گی۔ زہر کھا کر زندگی کی دعا مانگنا پاگل پن ہے:

رہزنوں پر ہیں فدا اور بقا ہے مطلوب
زہر کھاتے ہیں، دعاؤں کا اثر مانگتے ہیں
جہدِ بے مقصد و بے معنی ہے منشور اپنا
کوئی منزل نہیں اور زادِ سفر مانگتے ہیں (22)

نوآبادیاتی دور کے خاتمے کے بعد بھی ہم غلاموں جیسی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہم شناخت کے بحران سے دوچار لوگ، اپنی حقیقی اقدار کے سہارے زندہ رہنے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔ غلام ذہنوں نے وڈیروں، سرمایہ داروں اور مراعات یافتہ لوگوں کو اپنا راہنما بنالیا ہے۔ استعمار کار چلے گئے لیکن ہمارے ذہنوں میں غلامی کا بیج بو گئے:

میرا وجود بھی شاید مرا وجود نہیں
مری زباں سے ابھی تک فرنگ بولتے ہیں (23)

انگریزوں کے جانے کے بعد بھی اُسی طرز کی حکومت ہے۔ ان کے جانشین بھی انگریزوں کے اطاعت گزار ہیں۔ غلامی نسل در نسل پروان چڑھ رہی ہے۔ طبقاتی تفریق نمو پذیر ہے اور یہ تفریق انقلاب ہی کے ذریعے ختم ہو سکتی ہے، وہ انقلاب جو مساوات قائم کر دے۔ لوگ جنھیں اپنا راہنما اور مسیحا مانتے ہیں، راحت ملک کے نزدیک دراصل وہی راہزن ہیں:

روز و شب ان کے جدا، حسب و نسب ان کے جدا
اہلِ جاگیر سے کیا خاک بسر مانگتے ہیں (24)

راحت ملک اپنے ملک کے "گندم نما جو" فروش لیڈروں کے بارے میں کھلا تبصرہ کرتے ہیں کہ یہ رہنما ہیں یا راہزن؟ لوگ انھیں ووٹ دیتے ہیں، انھیں کامیاب بناتے ہیں اور یہ رہنما انھی لوگوں کو لوٹ لیتے ہیں۔ لوگ ان کے لیے دعائیں مانگتے ہیں، انھیں اپنا مسیحا سمجھتے ہیں۔ لیکن جب یہ اقتدار میں آ جاتے ہیں تو اپنے ہی لوگوں سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ راحت ملک کے انھیں احساسات کا اظہار اس شعر میں ملاحظہ ہو:

(25)

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 292-302
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index
Cite us here: Dr. Muhammad Hassnain Sahir, & Prof. Dr. Shaukat Mahmood Shaukat. (2024). Political and Revolutionary Context of Rahat Malik's Ghazal : راحت ملک کی غزل کا سیاسی و انقلابی سیاق. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/350

راحت ملک نے راہنماؤں کے منفی رویے کی بھرپور مذمت کی ہے۔ سیاسی لیڈروں کا وطیرہ ہے کہ وہ اکثر انتخابات کے دنوں میں عوام کو اپنی صورت دکھاتے ہیں۔ ان کے اقتدار میں آجانے کے بعد ان سے ملاقات بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ سیاسی لیڈر تو ایک طرف، معاشرے میں دولت مند طبقہ جسے اشرافیہ کا نام دیا جاتا ہے، خود کو نچلے طبقے سے دُور رکھتے ہیں۔ اس طبقاتی فرق پر راحت ملک طنز کے نشتریوں برساتے ہیں:

فلک پہ راہنما ہیں زمین پر مخلوق
ہمارے بیچ ہیں یہ فاصلے خلا کی طرح (26)

ہم ہیں فرش نشیں اور بیچ خلائیں ہیں
راہنما سب بیٹھے ہیں سیاروں پر (27)

ظلم سہنا اور ظلم کے خلاف آواز نہ اٹھانا بھی بد ترین ظلم ہے۔ جس طرح خاموشی کو "ہاں" یا تائید تصور کیا جاتا ہے بالکل اسی طرح ظلم کے خلاف خاموشی ظالم کی پشت پناہی سے کم نہیں۔ پروین شاکر کہتی ہیں:

ظلم سہنا بھی تو ظالم کی حمایت ٹھہرا
خامشی بھی تو ہوئی پشت پناہی کی طرح (پروین شاکر)

اِسی خیال کو جوش ملیح آبادی یوں پیش کرتے ہیں:

گردن کا طوق پاؤں کی زنجیر کاٹ دے
اتنی غلام قوم میں ہمت کہاں ہے جوش (جوش ملیح آبادی)

تاریخ میں انسان کی خود کو خدا کہلوانے کی خواہش نئی نہیں۔ اس حوالے سے فرعون، نمرود اور شداد کو کون نہیں جانتا۔ اسی تناظر میں ایک خاص مزاج اور رویے کو فرعونیت سے منسوب کیا گیا ہے۔ اہلِ دولت و ثروت خدا بنے بیٹھے ہیں اور عوام ان کی مظلوم رعایا کی طرح پس رہی ہے۔ راحت ملک نے اسے بھی عوام ہی کی غلطی کہا ہے اور خاموشی کو ظلم کے مترادف قرار دیا ہے۔ راحت ملک اپنے لوگوں کی خاموشی پر ناخوش ہیں۔ وہ مسلسل ظلم سہنے اور اپنے حق کے لیے آواز نہ اٹھانے کو جائز نہیں سمجھتے۔ اسی حوالے سے ان کے دو اشعار ملاحظہ ہوں۔ پہلے شعر میں وہ انقلابیوں سے مخاطب ہیں:

اندھے بستے ہیں اس اندھی نگری میں
تحریریں کیوں لکھتے ہو دیواروں پر (28)

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 292-302
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index
Cite us here: Dr. Muhammad Hassnain Sahir, & Prof. Dr. Shaukat Mahmood Shaukat. (2024). Political and Revolutionary Context of Rahat Malik's Ghazal : راحت ملک کی غزل کا سیاسی وانقلابی سیاق. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/350

کفر ہے ظلم کا سہنا مہر بلب رہنا
حکم خدا کا لکھا ہے سیپاروں پر (29)

بظاہر انقلابی اور مزاحمتی رویے ساتھ ساتھ چلتے ہیں لیکن دونوں میں فرق ہے۔ مزاحمت ایک ادبی اصطلاح ہے۔ ڈاکٹر سلیم اختر کے مطابق ''ہر زبان میں کسی نہ کسی صورت میں مزاحمتی ادب مل سکتا ہے اس لیے کہ منفی کے خلاف ردِ عمل کا اظہار قلم کا قرض ہے جسے ہر باشعور اور روشن خیال ادیب ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے''(30)۔ اُردو ادب میں مزاحمتی ادب کا منظم آغاز ترقی پسند تحریک کے ساتھ قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ مزاحمتی رویے اس تحریک کی گھٹی میں تھے۔ پاکستان میں آمریت کے باعث مزاحمتی ادب نے نئی جہت اختیار کر لی۔ یہ ادوار پاکستان کے سیاہ ترین ادوار تصور کیے جاتے ہیں۔ راحت ملک نے بہ ہوش و حواس ان ادوار کا مشاہدہ کیا۔ چوں کہ وہ خود بھی عملی سیاست کا حصہ تھے اور مزدور لیڈر ہونے کی حیثیت سے مزدوروں کو انقلاب کا اصل ذریعہ تصور کرتے تھے۔ اسی لیے ان کی شاعری میں مزاحمتی عناصر کا جابجا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ راحت ملک اپنے گردوپیش پر گہری نظر رکھتے تھے۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ میدانِ سیاست میں عملی طور پر کام کرنے کی بجائے فقط نعرہ بازی اور بلند و بانگ دعووں کو رواج مل رہا ہے۔ گلی محلوں میں، مقامی سطح پر ہر انسان لیڈر شپ کے خواب دیکھتا ہے۔ عملی طور پر کارکردگی صفر ہوتی ہے لیکن اکثریت کے ذہنوں میں لیڈر شپ کا سودا سمایا ہوا ہے۔ اس رویے پر بھی راحت ملک گہری چوٹ کرتے ہیں:

قریہ قریہ جس کو دیکھو راہبری کا طالب ہے
پتے پتے کی خواہش ہے گلشن کا پردھان بنے (31)

کہیں تو کس سے کہیں ہم سنیں تو کس کی سنیں
درونِ صحنِ چمن بھیڑ رہبروں کی ہے (32)

ہمارے معاشرے میں ہمیشہ سے افسر شاہی اور بیوروکریسی کا راج رہا ہے۔ سفارش اور رشوت نے غریبوں کا جینا دوبھر کر رکھا ہے۔ اہلِ زر اپنا کام نکلوا لیتے ہیں اور غریب ہمیشہ کی طرح لاچار و مجبور ہو کر خاموش ہو رہتا ہے۔ اسی سیاق میں راحت ملک کا شعر ملاحظہ ہو:

قبائے راہبری راہزن کے جسم پہ ہے
دکھائی دیتا ہے وہ ایک دلربا کی طرح (33)

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 292-302
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Dr. Muhammad Hassnain Sahir, & Prof. Dr. Shaukat Mahmood Shaukat. (2024). Political and Revolutionary Context of Rahat Malik's Ghazal : راحت ملک کی غزل کا سیاسی وانقلابی سیاق. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/350

مذہب اور سیاست الگ نہیں ہیں۔ بد قسمتی سے آج سیاستدانوں کی منفی سوچ اور عمل نے سیاست کا مفہوم ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔ اس میں صرف سیاستدانوں ہی کا قصور نہیں بلکہ اس میں مذہبی علما اور عمائدین بھی برابر کے شریک ہیں۔ سیاست تو سیاست، مذہب کے نام پر بھی دھوکا دہی جاری ہے۔ اکثریت نے مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور مذہب کی آڑ میں عوام کا استحصال کر رہے ہیں۔ یہ لوگ استحصال اور ناانصافی کے خلاف رکاوٹ کیا بنیں گے، یہ خود ظالم کے ہاتھ کی تلوار بنے ہوئے ہیں۔ صرف یہی نہیں فرقوں میں بٹ کر آپس میں دشمنی نبھا رہے ہیں۔ راحت ملک کہتے ہیں:

خدا کے نام پر بھی وحدتِ بشر نہ ہوئی
بٹی ہوئی ہے یہ دنیا کئی قبیلوں میں (34)

راحت ملک کی رائے میں، خدا ایک ہے تو اس کو ماننے والوں کو بھی ایک ہونا چاہیے۔ سب کا ایک نقطے پر ارتکاز ہونا چاہیے لیکن وحدت کی بجائے باہمی ٹکراؤ فروغ پا رہا ہے۔ راحت ملک انقلاب کے لیے بہت پر امید نظر آتے ہیں۔ وہ غربت اور استحصال کی چکی میں پسے ہوئے لوگوں کو صبر کی تلقین کرتے ہیں:

صبح پھوٹے گی یہ رات ڈھل جائے گی، صبر کر صبر کر
تیرے چہرے پہ بھی تازگی آئے گی، صبر کر صبر کر
پھر سے ابھریں گے اس سرزمیں پر تری سطوتوں کے نشاں
تیری تاریخ پھر خود کو دہرائے گی، صبر کر، صبر کر
انقلاب آئے گا، ظلم کی یورشیں ختم ہو جائیں گی
عرش پر تیری فریاد در آئے گی، صبر کر، صبر کر (35)

راحت ملک نے حالات کی ابتری اور سنگینی کو دیکھا بھی اور سہا بھی ہے۔ انھوں نے ملک کی تقسیم بھی دیکھی اور ہجرت کا منظر الیہ بھی مشاہدہ کیا۔ ملک کو بنتا ہوا بھی دیکھا اور ٹوٹتا ہوا بھی دیکھا۔ ملک میں ایسے سیاسی حالات بھی دیکھے جب خواب دیکھنا بھی جرم تصور ہوتا تھا۔ ان حالات میں ان کے طرزِ فکر اور نظریات میں بھی انقلاب برپا ہوا۔ راحت ملک کی شاعری کا مجموعی طور پر جائزہ لیا جائے تو تین عناصر غالب نظر آتے ہیں یعنی "سیاست، انقلاب اور مزاحمت"۔ راحت ملک کی غزل میں سیاست، انقلاب کی خواہش اور مزاحمتی رویّے باہم متصل دکھائی دیتے ہیں۔ راحت ملک کی غزل سیاست، انقلاب اور مزاحمت سے بھرپور ایک ایسا کلامیہ ہے جس کے دائرے میں راحت ملک کی زندگی مصروفِ عمل دکھائی دیتی ہے۔

حواشی وحوالہ جات:

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633

Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 292-302

Publishers: Nobel Institute for New Generation

http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Dr. Muhammad Hassnain Sahir, & Prof. Dr. Shaukat Mahmood Shaukat. (2024). Political and Revolutionary Context of Rahat Malik's Ghazal : راحت ملک کی غزل کا سیاسی و انقلابی سیاق. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/350

راحت ملک کے صاحبزادے "حبیب راحت" سے گفتگو، بمقام گجرات، مورخہ: 13 اگست 2024ء

ایضاً

تبسم قریشی، کیپٹن، "شعرائے گجرات کا تعارف"، مشمولہ "تعمیرِ نو"، گجرات (دو سالہ نمبر)، جنوری 1959ء، ص:64

راحت ملک، میری جاگیر، گجرات: فیروز برکت پبلی کیشنز، 2003ء، ص:49

راحت ملک، ربوہ کا مذہبی آمر، غیر مطبوعہ مسودہ مملوکہ حبیب راحت ولد راحت ملک، گجرات، ص:138

مرزا ناصر احمد، بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد کے پوتے اور دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے بیٹے تھے۔ ان کی والدہ محمودہ بیگم، جن کا پہلا نام رشیدہ بیگم تھا، مرزا محمود احمد کی پہلی بیوی تھیں۔

بھٹہ، محمد یوسف، راحت ملک: ہمہ جہت شخصیت، مضمون مشمولہ سہ ماہی "ناؤ"، سرگودھا، جولائی 2017ء، ص:115

راحت ملک، گلِ صحرا، گجرات: فیروز برکت پبلی کیشنز، 2016ء، ص:170

حبیب راحت سے گفتگو، بمقام گجرات، مورخہ: 13 اگست 2024ء

مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں محمد نواز شریف کی سیاسی زندگی کا آغاز بھی ایئر مارشل (ر) اصغر خان کی سربراہی میں تحریکِ استقلال سے ہوا۔

راحت ملک، "بیاض نمبر 4" (قلمی)، مملوکہ حبیب راحت ولد راحت ملک، گجرات

راحت ملک، گلِ صحرا، ص:84

ایضاً، ص:177

ایضاً، ص:56

راحت ملک، "زاویے" (کالم)، روزنامہ "ڈاک"، گجرات، 19 جون 2009ء

راحت ملک، میری جاگیر، ص:247

راحت ملک، گلِ صحرا، ص:18

راحت ملک، میری جاگیر، ص:28

راحت ملک، گلِ صحرا، ص: 38

ایضاً، ص: 42

راحت ملک، میری جاگیر، ص:28

ایضاً، ص:37

SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 292-302
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Dr. Muhammad Hassnain Sahir, & Prof. Dr. Shaukat Mahmood Shaukat. (2024). Political and Revolutionary Context of Rahat Malik's Ghazal : راحت ملک کی غزل کا سیاسی وانقلابی سیاق. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/350

ایضاً،ص:32

ایضاً،ص:39

ایضاً،ص:34

ایضاً،ص:35

ایضاً،ص:47

ایضاً

ایضاً،ص:48

سلیم اختر،ڈاکٹر،ادبی اصطلاحات،لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز،2011ء،ص:243

راحت ملک،میری جاگیر،ص:159

راحت ملک،گلِ صحرا،ص:27

راحت ملک،میری جاگیر،ص:34

ایضاً،ص:39

ایضاً،ص:62,63